اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

یوم جمعہ
فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ)
۱۰ نئے پیسے

۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ | یکم فتح ۱۳۴۰ ہش | یکم دسمبر سنہ ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۷۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۳۰ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ کل بھی حضور سیر کی غرض سے دو دفعہ باغ میں تشریف لے گئے۔

احباب جماعت التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا قادر و توانا خدا اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

ترک اسلحہ کے سلسلہ میں بڑی طاقتوں پر ایک عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے

ان کی مساعی پر نوع انسان کے ایک بڑے حصہ کی بقا یا تباہی کا انحصار ہے (ظفر اللہ خان)

اقوام متحدہ (نیویارک) ۳۰ نومبر۔ جنرل اسمبلی میں شرکت کرنے والے پاکستانی وفد کے قائد جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کل اسمبلی کی بڑی سیاسی کمیٹی میں ترک اسلحہ کے موضوع پر بحث کے دوران بڑی طاقتوں کو خبردار کیا کہ ترک اسلحہ کے سلسلہ میں ان پر بہت عظیم اور بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے آپ نے کہا انہیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ان کی مساعی پر نوع انسان کے ایک بڑے حصہ کی بقا یا تباہی کا انحصار ہے۔ دوران تقریر میں آپ نے کہا کہ میرے نزدیک روس کا یہ استدلال مؤثر نہیں ہے۔ کہ درجہ بدرجہ ترک اسلحہ پر عمل درآمد کے دوران کسی بڑی طاقت کے باقی ماندہ اسلحہ جات کا معائنہ جارحیت کی حوصلہ افزائی کا موجب ہوگا۔ آپ نے کہا کہ محض اس امر کی توثیق سے کہ معاہدے کے مطابق خاص خاص قسم کے ہتھیار اور اسلحہ کو تباہ یا تبدیل کر دیا گیا ہے، جارحیت کے امکان کو خارج از بحث قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ہر مرحلہ پر اس امر کی تحقیق و توثیق بھی ضروری ہے۔ کہ جو اسلحہ بھی باقی رہنے دیا گیا ہے۔ وہ مقررہ اور طے شدہ مقدار سے زیادہ نہیں ہے۔ جارحیت کا امکان ہر مرحلہ پر باقی ماندہ اسلحہ جات کے متعلق پڑتال کے بعد ہی کالعدم قرار پا سکتا ہے۔

روس اور امریکہ کو جنرل اسمبلی کی ہدایت

اقوام متحدہ ۳۰ نومبر۔ جنرل اسمبلی نے کل متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں روس اور امریکہ کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ ترک اسلحہ کے بارے میں مذاکرات کے ادارے کی تشکیل کے متعلق کوئی سمجھوتہ کر لیں۔ اس قرارداد میں توقع ظاہر کی گئی ہے کہ یہ مذاکرات بلاتاخیر شروع ہو جائیں گے۔ دونوں ملکوں سے کہا گیا ہے کہ ۲۰ دسمبر سے قبل اپنی بات چیت کی رفتار کے بارے میں جنرل اسمبلی کو رپورٹ پیش کریں۔

مشرقی اور مغربی پاکستان میں ایٹمی بجلی گھر قائم کرنے کی سکیم

جائزہ لینے والی فرم نے اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی

کراچی ۳۰ نومبر۔ وزیر ایندھن، بجلی و قدرتی وسائل مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل یہاں بتایا کہ غیر ملکی ماہرین نے مشرقی اور مغربی پاکستان میں ایٹمی بجلی گھر قائم کرنے کی کچھ قابل عمل سکیمیں پیش کی ہیں مسٹر بھٹو جنیوا روانہ ہونے سے قبل اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ نے بتایا کہ جس فرم کو مشرقی اور مغربی پاکستان میں ایٹمی بجلی گھر قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے کہا گیا تھا اس نے گزشتہ منگل کو اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے اور میں اپنے دورۂ یورپ سے واپسی پر اس پر غور کروں گا۔ مسٹر بھٹو نے مزید بتایا کہ شروع میں بجلی کی پیداوار کی لاگت ۲۰۰ ڈالر فی کیلو واٹ ہوگی لیکن ماہرین کے بیان کے مطابق بالآخر ایٹمی قوت سے تیار کی جانے والی بجلی سب سے سستی ثابت ہوگی۔

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے بتایا ان کے دورے کا مقصد مغربی یورپ کے ملکوں میں پاکستان کے دوسرے پنجسالہ منصوبے کے متعلق دلچسپی پیدا کرنا ہے پاکستان کو اپنے دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے دوسرے اور تیسرے سال کے لئے ۹۴ کروڑ ۔ لاکھ ڈالر کا وعدہ کیا جا چکا ہے ـــ مسٹر بھٹو کا یہ دورہ چار ہفتے کا ہوگا۔ اور آپ برطانیہ، فرانس، مغربی جرمنی، بلجیم اور اٹلی جائیں گے۔

ضروری اعلان

برائے والنٹیرز بر موقعہ جلسہ سالانہ

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب - افسر جلسہ سالانہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

”ابھی ربوہ کی آبادی اتنی نہیں کہ تمام والنٹیرز صرف ربوہ سے ہی میسر آسکیں اس لئے تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے افراد سے ۵ فی صدی افراد کو والنٹیرز کے طور پر پیش کریں۔ اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں ان کے نام بھجوا دیں۔ اور جب جلسہ سالانہ پر وہ لوگ پہنچیں تو آتے ہی ان لوگوں کو انصار اور خدام کے منتظمین کے سپرد کر دیں۔ تاکہ وہ ربوہ والوں کے ساتھ مل کر آنے والے مہمانوں کی خدمت کر سکیں“ (خطبہ جمعہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء)

تمام زعماء انصار اللہ اور قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ اور دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں والنٹیرز کے نام بھجوائیں احباب بجائے انفرادی طور پر بھجوانے کے زعماء انصار اللہ اور قائدین خدام الاحمدیہ کی وساطت ہی اپنے نام بھجوائیں - جزاھم اللہ احسن الجزاء

جلسہ سالانہ کے ٹکٹ سٹیج

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دوست ٹکٹ سٹیج حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست معہ مکمل کوائف وجہ استحقاق اور تصدیق و سفارش امیر جماعت یا پریذیڈنٹ (جو بھی صورت ہو) ۱۵ دسمبر تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ بعد میں آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

اس سلسلہ میں کوئی خط و کتابت نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی درخواست بھجوانے والوں کو کوئی اطلاع دی جاتی ہے۔ جلسہ پر آکر دوست دفتر سے پتہ کر سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی - اے ایل ایل - بی

روزنامہ الفضل ربوہ

اختلاف اور اتحاد

(بسلسلہ اداریہ الفضل ۳ نومبر)

قدما میں سخت اختلافات کے باوجود دوسروں کے علمی اور فنی کمالات کا باہم اعتراف کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مولانا شبلی مرحوم متذکرہ مضمون میں فرماتے ہیں:۔

"اسی اصول کا یہ نتیجہ تھا کہ نصاب تعلیم میں مخالف فرقہ کے لوگوں کی مذہبی کتابیں بھی داخل تھیں۔ ہر شخص جانتا ہے کہ زمخشری معتزلی تھا اور اس نے قرآن شریف کی جو تفسیر کشاف کے نام سے لکھی۔ اس میں اپنے عقائد کہیں صریحاً اور کہیں اشارۃً داخل کئے۔ تاہم یہ کتاب ابتداء سے آج تک ہمارے علماء کے درس اور مطالعہ میں رہی۔ علماء کو یقین تھا کہ ادبیت، عربیت معانی و بلاغت کے لحاظ سے یہ کتاب لاجواب ہے، اس لئے اس کی عام خوبی سے انکار نہیں کر سکتے تھے۔ البتہ جہاں جہاں زمخشری نے اپنے عقائد کا اظہار کیا ہے وہاں تنبیہ کر دیتے تھے کہ یہ معتزلہ کے عقائد ہیں۔

(۳) عقلی اور ادبی علوم میں اختلاف عقائد کا مطلق اثر نہ تھا۔ علوم عقلیہ میں جو لوگ امام فن مانے جاتے ہیں۔ قریباً آجکل کے نقطۂ نظر سے خارج المذہب اور کم از کم فاسد العقیدہ تھے۔ فارابی اور بوعلی سینا افلاک کو قدیم مانتے تھے۔ محقق طوسی غالی شیعہ تھے۔ چنانچہ تجرید میں خلفائے راشدین کے مطاعن نہایت تفصیل سے لکھے ہیں۔ فن بلاغت کے تمام ارکان یعنی جاحظ عبدالقادر۔ جرجانی، سکاکی، معتزلی تھے۔ نحو کا سب سے اعلیٰ درجہ کا مصنف رضی شیعہ ہے۔ فنون ریاضیہ یعنی اقلیدس اور حساب کا تمام تر مدار محقق طوسی کی تصنیفات پر ہے۔ بایں ہمہ تمام علمائے اہل سنت و جماعت ان ہی کتابوں کو پڑھتے پڑھاتے اور ان ہی کو اپنا ماخذ اور مرجع قرار دیتے آئے اور ان کے نام کے بجائے ان کو شیخ، محقق، معلم ثانی۔ امام کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ ناتہ عالی کا مشہور شعر ہے

عالی اندر نحو هد باشد چنیں فرمودہ اند
شیخ عبدالقادر جرجانی سیبویہ"

اس سے ظاہر ہے کہ قدما اپنے عقائد پر سختی سے قائم رہنے کے باوجود دوسرے مخالف فرقوں کے علمی کارناموں سے فائدہ اٹھانے میں کوئی عار نہیں سمجھتے تھے اور انہیں علوم و فنون کے کمال میں وہی درجہ دینے میں بخل سے کام نہیں لیتے تھے۔ جس کے وہ مستحق ہوتے تھے۔

مسائل کے متعلق علمی طریقے سے اظہار خیالات اور ایک دوسرے سے اختلاف کو بیان کرنا بری بات نہیں ہے۔ بلکہ ایک طرح سے فہم دین کے لئے مفید ہی ہے۔ لیکن اختلافات کو اتنا اچھالنا کہ اس کی بناء پر سیاسی پارٹی بازی شروع کر دی جائے۔ اور ایک دوسرے کو مٹانے کے لئے قوت کو استعمال کیا جائے۔ یا حکومت کو اکسایا جائے۔ ملک و قوم کے ساتھ سخت دشمنی ہے۔

اس وقت مسلمان اقوام کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ اعلیٰ کردار اور بلندیٔ اخلاق ہے۔ اس کے بعد ایسے لوگوں کی ضرورت ہے۔ جو علوم و فنون میں زیادہ سے زیادہ مہارت رکھتے ہیں۔ ان خوبیوں کے مقابلہ میں عقائد کا اختلاف بالکل ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات نے اختلاف عقائد کو اولیت کا درجہ دے رکھا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری ساری قوتیں انہیں اختلافات کے مباحث اور تنازعات میں خرچ ہو جاتی ہیں۔ اور ہمارے عوام کی تعلیم و تربیت جس نیک کرداری اور بلندیٔ اخلاق کی حامل ہونی چاہیئے۔ اس میں ہم سخت کوتاہی برت رہے ہیں۔ آج عمل کی ضرورت ہے محض نظری بحثوں میں پڑ کر عملی زندگی سے گریز کرنا ہمارے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بن گیا ہوا ہے۔

آج الحاد اور انکار خدا کو بڑی بڑی قوموں نے منظم طور پر اختیار کر لیا ہوا ہے۔ اور خدا پرستی کے خلاف ایک نہایت مضبوط محاذ قائم کر رکھا ہے۔ اس وقت ان اقوام کے ہاتھ میں بے پناہ مادی قوت ہے جس سے وہ تمام دنیا پر براہ راست اثر انداز ہو رہی ہیں۔ ایسے زمانہ میں چاہیئے تو یہ تھا کہ تمام خدا پرست لوگ متحد ہو کر الحاد کا مقابلہ کریں۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ سب سے زیادہ توحید پرست یعنی اہل اسلام کے اہل علم حضرات آج بھی ایک دوسرے کو "فتنہ" "فتنہ" کہہ کر باہم گتھم گتھا ہو رہے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ سب مل کر دشمن پر پل پڑیں۔ ایک دوسرے کا ہی گلا کاٹنے میں مصروف ہیں:

ہم یہ نہیں کہتے کہ نظری مسائل کی اغلاط اور غلط عقائد کی صحت نہیں ہونی چاہیئے۔ مگر مشکل تو یہ ہے کہ بعض نہیں اکثر اہل علم حضرات اپنے نظریات کو دوسروں پر بالجبر ٹھونسنے کا ادعا رکھتے ہیں۔ اور ذرا ذرا سی بات سے بھڑک کر چاہتے ہیں کہ دوسروں کو بالکل مٹا دیا جائے۔ اور اپنے عقائد کو صحت مندانہ تبلیغ سے نہیں۔ بلکہ مخالفین کو اور نہیں تو آئینی چھری سے ہی ذبح کر دیا جائے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ آج تک دنیا میں کوئی صداقت بھی جبر اور تلوار سے قائم نہیں ہو سکی۔ خواہ وہ کتنی بڑی صداقت ہی کیوں نہ ہو۔ صداقت کا تعلق براہ راست دل کے ساتھ ہے۔ اگر کسی چیز کو کسی کا دل نہیں قبول کرتا۔ تو تمام دنیا کی طاقت اس کو نہیں منوا سکتی۔

ظالم کا مجبوراً مقابلہ کرنا اور بات ہے، لیکن آپ ایک بھی مثال ایسی پیش نہیں کر سکتے۔ کہ کسی نے صداقت کو تلوار سے منوایا ہو۔ اگر بعض لوگ مصلحتاً مان بھی لیں تو ان کا ایمان بجائے مفید ہونے کے نقصان رساں ہی ہوتا ہے۔ اس لئے جبر ہرگز صداقت کی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ صداقت کا ھادم ہے۔ جب تک آج کے مسلمان اہل علم حضرات اس حقیقت کو نہیں اپنائیں گے۔ اس وقت تک وہ ملک و قوم کے دوست نہیں دشمن بنے رہیں گے۔ اور اسلامی پاک اور مقدس سیاست کے دامن پر بدنما دھبہ ثابت ہوں گے۔ اسلامی سیاست کی بنیاد بھی دوسرے مشاغل کی طرح تقوے اور صرف تقوے پر ہے۔ جو لوگ دلائل سے نہیں بلکہ عوام کو اشتعال دلا کر دوسروں کو دبانے اور ان کی تگ و دو میں روکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اسلام کے مبادیات سے بھی ناواقف ہیں۔ اسلام کو جھوٹ اور افترا ازی سے قوت نہیں بلکہ ضعف اور کمزوری ملتی ہے۔ آج مسلمان اقوام جس مصیبت میں مبتلا ہیں۔ دراصل وہ اپنے ہی اسلام کے نادان دوستوں کی نقصان رساں اور بےکار پالیسی کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ جبر سے بزعم خود "فتنوں" کو مٹانے کی کوششوں سے کبھی کوئی اچھا نتیجہ سوائے تضیع اوقات کے نہیں نکلا۔ دشمن تمام طاقتوں سے لیس ہو کر سر پر کھڑا ہے۔ اور اسلام کے جرنیل ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں لگے ہوتے ہیں۔ غضب تو یہ ہے کہ دوسروں کے عقائد کو سمجھنے کی بجائے یا سمجھتے ہوئے ان پر غلط عقائد کی تہمت رکھ کر اشتعال انگیزی کو اپنی کامیابی سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً ایسے لوگ احمدیوں اور دیو بندیوں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ اجرائے نبوت کے ان معنی میں قائل ہیں کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں نیا نبی آ سکتا ہے۔ جو اپنی نئی امت کھڑی کرتا ہے۔ حالانکہ نہ احمدی اور نہ دیو بندی حضرات آپ کے بعد ایسی نبوت کے قائل ہیں۔ دیو بندیوں کا عقیدہ چونکہ نظری مرحلہ سے آگے نہیں چلا۔ اس لئے احمدیوں کو جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امتی نبی مانتے ہیں نہ صرف مطعون کیا جاتا ہے، بلکہ ان کو امت محمدیہ سے الگ امت سمجھا جاتا ہے، اور اس کے جواز میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ احمدی مسلمانوں کو ایسا کافر سمجھتے ہیں۔ جس سے ایک مسلمان امت محمدیہ سے ہی نکل جاتا ہے۔ اگرچہ بار بار اس کی تردید کی جاتی ہے۔ اور وضاحت کی جاتی ہے کہ احمدی کسی مسلمان کو امت محمدیہ سے خارج نہیں مانتے۔ مگر ضد اور اصرار کیا جاتا ہے۔ کہ نہیں مرزا صاحب نے امت محمدیہ سے علیحدہ اپنی امت بنائی ہے۔ حالانکہ احمدی سچے دل سے قرآن کریم کو آخری کتاب اسلامی شریعت کو آخری شریعت امت محمدیہ کو آخری امت اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اور ختم نبوت کی وہی تشریح کرتے ہیں۔ جو بڑے بڑے جید اور مسلمہ علمائے اسلام نے بھی کی ہے۔ اور اس سے ان کے اسلام میں کوئی فرق نہیں آیا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ان کے لئے یہ مسئلہ نظری جدوجہد سے آگے نہیں بڑھا۔ کیونکہ ان کے سامنے کوئی مثال نہیں آئی۔ ہم نے یہ وضاحت ایک بار نہیں دو بار نہیں سینکڑوں بار کی ہے۔ مگر محض اشتعال انگیزی کے لئے ہماری وضاحت کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اور ہم پر ایسے عقیدہ کا الزام لگایا جاتا ہے۔ جس سے عوام کو سوائے بھڑکانے اور کچھ مدنظر نہیں ہوتا۔ اگر نیک نیتی سے احمدیوں کے عقائد کو سمجھا جائے اور اختلاف کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن غضب تو یہ ہے۔ کہ ایسے عقائد احمدیوں پر تھوپے جاتے ہیں۔ جن کا انہیں خواب و خیال بھی نہیں ہوتا۔ اور اس غلط بنیاد پر "القادیانیت" "قادیانی مسئلہ" وغیرہ قسم کی تصنیفات شائع کر کے اپنی علمیت اور دیانت داری کا کم از کم ہمارے سامنے خود پول کھولا جاتا ہے۔ بلکہ اکثر ان گمراہ کن تصنیفات کو پڑھ کر احمدی لٹریچر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور اکثر ہدایت کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ اور گمراہ کرنے کی کوشش کرنے والے حیران و ششدر ہیں۔

آخر میں ہم ہر فرقہ کے اہل علم حضرات سے التجا کرتے ہیں کہ آج خالص الحاد اور عیسائیت اسلام پر پورے ساز و سامان کے ساتھ حملہ آور ہے ایسے وقت میں اپنوں کو "فتنہ فتنہ" کہہ کر اور ایک دوسرے کے خلاف اشتعال انگیزی کر کے اسلام کے محاذ کو کمزور نہ ہونے دیں۔ ورنہ ڈر ہے کہ بے دینی کے اس سیلاب میں سب مسلمان بہہ جائیں گے۔ خواہ وہ بریلوی ہو یا دیو بندی۔ مقلد ہو یا غیر مقلد۔ اہل قرآن ہو یا اہلحدیث

سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا میں تبلیغ اسلام کی خوشکن مساعی

ریڈیو ٹیلی ویژن اور اخبارات میں اسلام کا چرچا ● ماہانہ رسالہ اسلام اور دیگر لٹریچر کی اشاعت

● عیسائی حلقوں کی طرف سے اسلام کی بڑھتی ہوئی ترقی پر اظہار اضطراب

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی اے انچارج سوئٹزرلینڈ آسٹریا مشن بتوسط وکالتِ تبشیر ربوہ)

قسط نمبر ۲

پریس ریڈیو ٹیلی ویژن

خاکسار نے مختلف مواقع پر پریس کو بعض خبریں دیں۔ ٹوگو سے ہمارے مبلغ کو نکال دینے کے خلاف پہلے بذریعہ تار احتجاج کیا گیا۔ اس کے بعد صدر ٹوگو کو خط لکھا گیا۔ نیز اخبارات کو بھی خبر بھجوائی گئی۔ رسالہ اسلام میں بھی زور دار احتجاج کیا گیا۔ صدر ٹوگو کا خط آیا کہ وہ اصولی طور پر تبلیغ کی اجازت دیتے ہیں۔ خاکسار نے انگریزی اخبار "سنڈے ٹیلیگراف" اور "ڈیلی میل" کو دو خطوط علی الترتیب صلیب مسیح اور اسلامی طلاق کے موضوع پر لکھے۔ نیز رسالہ "مسلم ورلڈ" کے لئے بھی بعض مضامین لکھے۔ علاوہ ازیں یورپین مشنز کانفرنس کی رپورٹیں پریس ایجنسیوں، انفرادی اخبارات، نیز احمدیہ پریس کے لئے تیار کر کے بھجوائیں۔ ایک عیسائی اخبار میں عورت کے درجہ کے متعلق ایک مضمون چھپا۔

مؤرخہ ۱۱ جون کو سوس ریڈیو پر ایک پروگرام کے دوران میں ایک پروفیسر نے یہ کہا کہ اسلام میں طبّی اغراض کے لئے لاش کا پوسٹ مارٹم کرنا منع ہے۔ اور قرآن شریف میں یہ ظلم ہے۔ خاکسار نے اسی وقت ریڈیو سٹوڈیو کو ٹیلیفون کیا کہ اوّل تو یہ بات غلط ہے۔ دوسرے اسے مضحکہ آمیز رنگ میں پیش کر کے اسلام کا غلط تصور قائم کیا گیا ہے۔ اس کی تردید کرائی جائے۔ اس کے بعد اسی شب ایک خط بھی لکھ کر بھجوایا گیا۔ جس کے نتیجہ میں پروفیسر متعلقہ سے خط و کتابت شروع ہو گئی۔ سو اب اس کے ذمہ ہے جس نے نہ آنے کی صورت میں ریڈیو والے اس کی تردید کریں گے۔

مؤرخہ ۷ اگست کو سوس ٹیلی ویژن پر ایک پروگرام پاکستان کے متعلق دکھایا گیا۔ جس کی تیاری میں خاکسار نے کچھ مدد کی۔

احمدیہ گزٹ ـ اسلامی کیلنڈر

جنوری ۱۹۶۱ء سے جاری ہونے والے احمدیہ گزٹ کے چھ شمارے عرصہ زیر رپورٹ میں تیار کر کے احمدی افراد کو سوئٹزرلینڈ۔ آسٹریا۔ اور چند دیگر ممالک میں بھجوائے گئے۔ ان پرچوں میں مرکز کی خبریں۔ چندوں کی تحریک اور احمدی افراد سے متعلقہ امور کا ذکر ہوتا ہے تا افراد جماعت کے اندر جماعت کی مرکزیت کا احساس اور مرکز سے لگاؤ مضبوط ہو۔ ایک اسلامی کیلنڈر تیار کر کے شائع کرایا گیا۔ جس میں اسلامی تہواروں کی تاریخیں بھی دی گئیں۔

تقاریر

مؤرخہ ۲۵ اپریل کو خاکسار نے شہر بازل میں ایک مفصل تقریر اسلام کا عالم روحانی کے موضوع پر کی۔ مؤرخہ ۳ جولائی کو ایک جگہ annedarry میں نوجوان عیسائیوں کے ایک گروپ کے سامنے ان کی دعوت پر تقریر کا موقعہ ملا۔ تقریر کے بعد دیر تک سوالات کے جواب دیئے گئے۔ اس موقعہ پر زیورک سے ہمارے ایک احمدی بھائی بھی ساتھ گئے۔

مؤرخہ ۲۵ اگست کو "سیرت النبی" کا ایک جلسہ زیورک میں کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے اس اعتراض کا تفصیلی ردّ تاریخی شواہد سے کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معوذ باللہ جنگوں کے ذریعہ اسلام کو پھیلایا۔ میلاد النبی کی تقریب کی وجہ سے حاضرین کی تواضع بھی کی گئی۔ اس کے علاوہ خاکسار نے یورپین مشنز کانفرنس کے موقعہ پر ڈنمارک میں تین تقاریر کیں جن کا ذکر آگے آتا ہے۔

یورپین مشنز کانفرنس

مؤرخہ ۱۵ تا ۱۷ اگست یورپین [illegible]

مشنوں کی مشاورتی کانفرنس اس سال کوپن ہیگن میں منعقد کی گئی تھی۔ جس میں پہلے خاکسار نے مشنوں کے اغراض و مقاصد اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں تعارفی رنگ میں مختصر تقریر کی۔ بعد میں اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب احباب کرام نے دیئے۔

علاوہ ہمارے مشاورتی اجلاسوں کے پبلک تقریبات کا بھی انتظام تھا۔ چنانچہ ۱۵ ار کی شام کو کوپن ہیگن میں ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں مختلف تقاریر تھیں۔ اس موقعہ پر خاکسار نے ایک تقریر اسلام کا پیغام کے موضوع پر کی۔ مورخہ ۱۶ ار ستمبر کو سب نمائندگان ایک شہر [illegible] میں مدعو تھے۔ جہاں ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا۔ اسی شام وہاں بھی ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں بعض تقریریں ہوئیں۔ خاکسار نے مسیح اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ برادرم کمال یوسف صاحب نے وہاں کے مقامی احمدی احباب کے تعاون سے مقامی تیاریاں اور انتظامات کئے تھے۔ کانفرنس کے بعد ایک پریس کمیونک تیار کر کے پریس ایجنسی کو دیا گیا۔ اسکے علاوہ خاکسار نے چند مزید رپورٹیں بھی کانفرنس کے بارہ میں تیار کیں۔ ایک مضمون بھی خاکسار نے اس غرض کے لئے لکھ کر ڈنمارک بھجوا دیا تھا۔ جس میں یورپین مشنز کے بارہ میں معلومات درج تھیں۔

آسٹریا

آسٹریا میں تبلیغ کا کام جاری رہا۔ وہاں احمدی افراد سے خط و کتابت بھی ہوتی رہی۔ نیز بعض احمدی افراد کو تبلیغی ضروریات کے لئے لٹریچر بھجوایا گیا۔ آسٹریا کے مختلف شہروں میں اکتوبر اور نومبر کے دوران میں آٹھ لیکچروں کا انتظام کیا گیا۔ اور ان لیکچروں کی تیاری بھی کی گئی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں حسب ذیل احباب و بزرگان کرام مشن میں تشریف لائے جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب (ان سے قلتِ وقت کے باعث صرف فضائی مستقر پر ملاقات ہوئی) مکرم چوہدری احمد مختار صاحب۔ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب (ملزا ونو) صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سیرالیون کے ایک پیرا ماؤنٹ چیف متعدد بار نماز جمعہ میں آئے اور مشن کے کام سے بہت متاثر ہوئے۔ اسی طرح جنوبی افریقہ۔ ترکی اور مصر کے مسلمان احباب بھی۔

بالآخر خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں اس مشن کے کام کے بابرکت اور کامیاب ہونے کے لئے دعا کی درخواست خلوص دل سے کرتا ہے تا تاریکی کے بادل چھٹ جائیں اور آسمانی نور ان لوگوں کے قلوب پر بھی نازل ہو۔ آمین +

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عقل آسمانی نور کے بغیر بیکار شے ہے

"وہ آدمی جو کسی تریاقی صحبت میں رہے اور اس طرح رہے جو اس کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو ایسے زہروں سے بچا لیتا ہے اور یہ بات کہ انبیاء علیہم السلام کی یا آسمانی نور کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ بہت صاف امر ہے۔ دیکھو۔ آنکھ میں بھی ایک روشنی اور نور ہے لیکن وہ سورج کی روشنی کے بغیر دیکھ نہیں سکتی۔ آنکھ خدا نے دی ہے ساتھ ہی دوسری روشنی بھی پیدا کر دی ہے۔ کیونکہ یہ نور دوسرے نور کا محتاج ہے۔

اسی طرح اپنی عقل جب تک آسمانی نور اور بصیرت اسکے ساتھ نہ ہو کچھ کام نہیں دے سکتی۔ نادان ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم مجرّد عقل سے بھی کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا نے جو طریقہ مقرر کیا ہے اس کو حقارت کی نگاہ سے مت دیکھو۔ بہت سے اسرار اور امور ہیں جو مجھ پر کھولے گئے ہیں۔ اگر میں ان کو بیان کروں تو خاص آدمیوں کے سوا جو صحبت میں رہتے ہیں باقی حیران رہ جائیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ ۲۶۱)

فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا سے ناواجب محبت ہر گناہ کی جڑ ہے

(مرتبہ شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب الدنیا رأس کل خطیئۃ وحبک الشئ یعمی ویصم۔

(ابو داؤد)

ترجمہ:۔ دنیا سے محبت کرنا ہر قسم کی غلطی کی جڑ ہے اور بسا اوقات اے مخاطب تیرا کسی چیز سے محبت کرنا تجھے اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔

تشریح:۔ طمع اور لالچ کا دامن انتہائی وسیع اور لامحدود ہے۔ دنیا میں رہ کر اگر انسان بالکل ہی دنیا دار ہو جائے اور خدا اور رسول کے اوامر و نواہی کو زندگی کے ہر شعبہ میں نظر انداز کر دیا جائے اور اپنی من مانی پر عمل کیا جائے۔ حلال و حرام کی تمیز کو نسیاً منسیا دیا جائے۔ اخلاق کو پس پشت ڈال دیا جائے اور انسان عیش و عشرت کی زندگی اختیار کرے اور دنیا کی محبت میں ایسا اندھا ہو جائے کہ اس پر کسی کی نصیحت کا کوئی اثر نہ ہو اور کسی کے نیک نمونہ کو بھی نہ اپنائے جس کے نتیجہ میں ایسے شخص کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے۔ اور دنیا کی محبت میں انسان ایسا اندھا ہو جاتا ہے کہ اس کے لئے کوئی گناہ گناہ نہیں رہتا۔ حرام کو حلال یقین کرنے لگ جاتا ہے۔ اور بدی کو نیکی۔ اس کے علاوہ ایسا شخص حقیقی مسرت اور اطمینان سے بالکل محروم ہو جاتا ہے۔ اس کا نفس خلوت کی گھڑیوں میں بعض اوقات اس کو ملامت کرتا ہے اور پریشانیوں میں اضافہ کرتا ہے۔ کیونکہ نفسیاتی لحاظ سے ہر انسان کا ذہن اپنے ماحول اور عمر کی ترتیب سے بدلتا رہتا ہے اور فطرت آخر اپنا اثر دکھا کر ہی رہتی ہے۔ دنیا سے محبت کے نتیجہ میں انسان کے ذہن میں یوم آخرت میں حساب کا مسئلہ سمجھ ہی نہیں آسکتا۔ حالانکہ ایک مومن کے لئے آخرت پر ایمان لانا ضروری ہے اور آخرت پر ایمان انسان کے اندر تقویٰ پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ اور یہ تقویٰ ہی انسان کی روحانی ترقی کا بنیادی زینہ ہے۔ مگر دنیا سے اندھی محبت کر کے تقویٰ ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۶ نومبر کو بعدہ ویہر ملک محمد اسحاق صاحب کارکن نظارت اعلیٰ کی لڑکی قمر النساء صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں متعدد بزرگان سلسلہ و احباب نے شرکت فرمائی۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو عبد المجید صاحب پراچہ نے کی۔ بعد ازاں محترم حاجی محمد فاضل صاحب نے پنجابی زبان میں اپنی بعض نظمیں سنائیں۔ بعد ازاں حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم نے دعا کرائی۔

قمر النساء صاحبہ کا نکاح ملک محمود اقبال خاں صاحب ولد ملک محمد طفیل صاحب لاہور چھاؤنی کے ساتھ طے پایا ہے۔ بارات لاہور سے آئی اور اسی دن شام کو واپس چلی گئی۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت

میرے بڑے بھائی جان حمید اللہ خاں صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود محمد عبد اللہ خان صاحب ریٹائرڈ انجینئر نواب شاہ (سندھ) کا پوتا اور خواجہ محمد صادق صاحب جہلم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (صالحہ بانو بیگم علی انور صاحب انجینئر پی۔ اینڈ۔ آر خیر پور)

نوٹ:۔ آپ نے اس خوشی میں ایک مستحق کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے فجزاہا اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پیغام کی یاد دہانی

قابل توجہ امراء و پریذیڈنٹ و مربیان سلسلہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام جو الفضل میں مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۶۱ء اور بعد کی متعدد اشاعتوں میں شائع ہوتا رہا ہے جس میں حضور نے "نظام وصیت" کی اہمیت کو سمجھنے اور اس کو وسعت دینے کے لئے خاص طور پر آپ کو متوجہ فرمایا تھا۔ اب ایک دفعہ پھر درج ذیل کرتے ہوئے آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ حضور کے اس منشاء مبارک کو پورا کرنے کے لئے یعنی نظام وصیت کی تکمیل کے لئے کوئی مؤثر اور ٹھوس عملی قدم اٹھائیں اس لئے اس تعلق میں اول تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے ہی بتائے ہوئے طریق اور الفاظ میں قدم اٹھائیں۔

"مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے (یعنی رسالہ الوصیت) وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں۔ اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں اور دعا میں لگے رہیں۔"

لہٰذا رسالہ الوصیت نہ صرف خود پڑھیں بلکہ وقتاً فوقتاً اس کے باقاعدہ درس کا انتظام کریں۔ تاکہ حضرت امیر المومنین کی جو توقعات آپ سے وابستہ ہیں انہیں جلد سے جلد حاصل کرنے کے لئے راستہ ہموار ہو دوسرے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کو بطور یاد دہانی ایک مرتبہ پھر درج ذیل کرتے ہوئے آپ کو اس کی دعوت عمل دیتا ہوں اور وہ پیغام یہ ہے:۔

برادران جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت وصیت کا نظام قائم فرمایا تھا۔ اور جماعت کے دوستوں کو ہدایت فرمائی تھی کہ وہ اشاعت اسلام کے لئے اپنے مالوں اور جائیدادوں کو اس کی راہ میں پیش کریں تاکہ انہیں مرنے کے بعد جنتی زندگی حاصل ہو۔ اس تحریک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک ہزاروں لوگ حصہ لے چکے ہیں مگر ابھی تک ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی پائی جاتی ہے جنہوں نے وصیت نہیں کی اور یہ ایک افسوسناک امر ہے میں اس پیغام کے ذریعے تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹوں اور مربیان سلسلہ کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ غیر موصی اصحاب کو وصیت کرنے اور موصی اصحاب کو اپنی قربانیوں میں اور بھی اضافہ کرنے کی طرف بار بار توجہ دلاتے رہیں۔ اگر ہر وصیت کرنیوالا کم از کم ایک نئے شخص سے ہی وصیت کروانے میں کامیاب ہو جائے تو ہمارے بجٹ میں ہزاروں لاکھوں روپیہ کا اضافہ ہو سکتا ہے اگر امراء اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سلسلہ کے مربی بھی اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں تو چند دنوں میں ہی سلسلہ کی مالی حالت میں غیر معمولی ترقی ہو سکتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں جو دوست ابھی موصی نہیں وہ وصیت کرنے اور موصی اصحاب دوسروں سے زیادہ سے زیادہ وصیتیں کروانے کی خاص طور پر کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنے فرائض سمجھنے اور اس نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق بخشے۔ جو اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے جاری کیا گیا۔

ہر قابل استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خرید کر پڑھے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال اور جان خرچ کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ یعنی بخل

از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان

(قسط نمبر ۲)

پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ تغابن کے دوسرے رکوع میں یہی الفاظ دہرائے ہیں۔ کہ جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں۔ وہی کامیاب ہوتے ہیں۔ فرمایا:- انما اموالکم واولادکم فتنۃ ط واللہ عندہ اجر عظیم ٥ فاتقوا اللہ ما استطعتم واسمعوا واطیعوا وانفقوا خیرا لانفسکم ط ومن یوق شح نفسہ فاولٰئک ھم المفلحون یعنی تمہارے مال اور تمہاری اولادیں صرف ایک آزمائش کا ذریعہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا اجر ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور اس کی سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا کرو۔ یہ تمہارے اپنے لئے ہی بہتر ہوگا۔ کیونکہ وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنے دل کے بخل سے بچائے جائیں۔

۲- بخل یا خود غرضی ایک ایسی خطرناک بیماری ہے۔ کہ کسی خود غرض آدمی کی نگاہ زندگی کی بلند اور اعلیٰ قدروں کی طرف نہیں اٹھ سکتی اس کے نزدیک ہمدردی ایک جرم اور فیاضی ایک گناہ ہوتا ہے۔ کیونکہ غلط خیالات کے نتیجہ میں نیکی اور بدی کا معیار الٹ جاتا ہے۔ سورہ نور کے پانچویں رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار ٥ یعنی وہ اس زمانہ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ جس میں دل اور آنکھیں پلٹ جائینگی۔ اس کے ایک معنے یہ ہیں کہ عقلیں الٹ ہو جائیں گی۔ اور دلوں اور آنکھوں پر ایسے پردے پڑ جائیں گے کہ نیکی بدی نظر آئے گی اور بدی نیکی نظر آئے گی۔ اور وہ زمانہ یہی ہے۔ خاکسار کو اس کے متعلق کوئی ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ گناہ کو ثواب اور ثواب کو گناہ سمجھا جا رہا ہے۔ البتہ ہمارے لئے یہ امر باعث تسکین اور اطمینان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی اصلاح کے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جس غلام جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہمیں اس کی غلامی کا شرف بخشا گیا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ہم اس پر جتنا بھی شکر ادا کریں۔ کم ہے۔ لیکن ہمیں زبانی شکر پر ہی قناعت نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ اس غلامی کے نتیجہ میں ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں بھی عملی طور پر ادا کرنا چاہیئے۔

۳- کہتے ہیں۔ ایمان اور کفر کے درمیان اس سے زیادہ باریک پردہ حائل ہے جو پیاز کے دو چھلکوں کے درمیان ہوتا ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ یہ پردہ بخل۔ کنجوسی یا خود غرضی کا ہی سایہ ہے اور اتنا باریک ہے۔ کہ زندگی کا دھارا بدل دینے کے باوجود بھی نظر نہیں آتا۔ لیکن فرق دیکھئے۔

منکر	مومن
وہ ہے جس کا یہ خیال ہے۔ کہ اس کی زندگی کا مقصد محض اس کی اپنی ذات کی پرورش ہے وہی ناشکرگزار ہے اور ہر قسم کے عذاب اور سزا کا مستحق ہے	وہ ہے۔ جو یہ سمجھے کہ اس کی زندگی کا مقصد اللہ تعالےٰ کی مخلوق کی خدمت ہے وہ شکرگزار ہے اور ہر قسم کی بخشش اور انعام کا سزاوار ہے۔

پس محض خیال کی تبدیلی سے ایک شخص مومن بن جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی امانت کو اٹھا لیتا ہے اور اسکی عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے اور محض خیال کی تبدیلی سے دوسرا شخص منکر ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی امانت کو اٹھانے سے انکار کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو چھوڑ کر جھوٹے معبودوں کی پرستش کرنے لگتا ہے۔ جو معبود اسے کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے بلکہ بد اعمالیوں اور ناکامیوں کی دلدل میں پھنسا دیتے ہیں۔ پس جب تک کسی شخص کی آنکھوں سے یہ پردہ نہ ہٹایا جائے۔ اور اسکے راستہ سے یہ روک دور نہ کی جائے اسے نیک مقصد کے لئے جدوجہد کرنے کی توفیق نہیں مل سکتی۔

۴- یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے لائق ہے کہ بخل اور کنجوسی کا باعث غربت اور محتاجی نہیں ہوتی بلکہ اس کا اصل سبب تکبر اور غرور ہے جیسے اللہ تعالےٰ نے سورۃ نساء کے چھٹے رکوع میں فرمایا ہے۔ ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا ٥ الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ویکتمون ما اتٰھم اللہ من فضلہ ط واعتدنا للکٰفرین عذابا مھینا ٥ ترجمہ:- اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ جو مغرور اور متکبر ہوں جو خود بھی بخل کرتے ہوں اور دوسروں کو بھی بخل کی تلقین کرتے رہتے ہوں۔ اور جو کچھ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے۔ اسے چھپاتے ہوں۔ اور ہم نے ان احکام سے انکار کرنے والوں کے لئے ایک ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ سورۃ حدید کے تیسرے رکوع میں اسی بات کو ذرا مختلف الفاظ میں دہرایا ہے۔ فرمایا۔ واللہ لا یحب کل مختال فخور ٥ن الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ط ومن یتول فان اللہ ھو الغنی الحمید ترجمہ:- اور اللہ تعالےٰ کسی شیخی خورے اور اکڑباز کو پسند نہیں کرتا۔ جو آپ بھی بخل سے کام لیتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور جو شخص اس نصیحت سے منہ پھیرلے تو یاد رکھے کہ اللہ تعالےٰ ہی حقیقی بے نیاز اور حقیقی تعریف کا مستحق ہے۔

۵- پس بخل اور کنجوسی کا اصل سبب یہی جذبہ ہے کہ دوسروں پر اپنی امارت اور فارغ البالی کا رعب جمایا جائے۔ غرباء کو ذلیل سمجھا جائے خواہ وہ کتنے ہی نیک اور پرہیزگار ہوں اور ان کے اخلاق کتنے ہی اعلےٰ ہوں لیکن جن کے پاس چند پیسے جمع ہوں۔ انہیں معزز گردانا جائے۔ خواہ ان کے اعمال کتنے ہی گھنونے اور ان کی اخلاقی حالت کتنی ہی گری ہوئی کیوں نہ ہو۔ اگر کسی شدید مصیبت اور تباہی کے موقعہ پر بھی ان شیخی خوروں اور اکڑبازوں کو یہ کہا جائے۔ کہ اپنے مال کا کچھ حصہ غرباء میں بانٹ دو۔ تو انہیں خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اگر غرباء کی حالت ذرا اچھی ہو گئی اور ہماری حالت ذرا کمزور ہو گئی تو ہمیں جو تفوق حاصل ہے وہ ختم ہو جائے گا۔ اور ہم کسی کام کے نہ رہیں گے۔ انہیں یہ ڈر لگا رہتا ہے کہ اگر ہم اپنا مال دوسروں کی خاطر خرچ کرنے لگیں۔ تو ہمارا معیار زندگی گر جائیگا پس وہ ہر جائز و ناجائز ذریعہ سے مال سمیٹنے کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دے لیتے ہیں ان کے نزدیک کمزوروں کی دستگیری اور مصیبت زدوں کی امداد کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ حالانکہ زمانہ سخت سے سخت ٹھوکروں کے ذریعہ بار بار انہیں یہ بات سمجھاتا رہتا ہے۔ کہ انصاف رواداری۔ ہمدردی اور باہمی اخوت اور محبت کے قیام کے بغیر کوئی شخص اس دنیا میں سکھ کا سانس نہیں لے سکتا خواہ کسی کے پاس کتنی ہی دولت کیوں نہ ہو۔ کیا ہندوستان جیسے دولتمند ملک کو ہمارے بخل اور ہماری نااتفاقی نے صدیوں تک دوسروں کا غلام نہیں بنا رکھا تھا ؟

۶- چونکہ صرف اور صرف مال کو اپنی حفاظت اور ترقی اور عزت اور ذلت کا معیار سمجھ لیا جاتا ہے۔ اس لئے ایسے لوگ زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کی تاک میں لگے رہتے ہیں اور جوں جوں مال بڑھتا جاتا ہے۔ نیک کاموں میں خرچ کرنے سے ہاتھ رکتے جاتے ہیں تا کہیں مال میں کمی نہ آجائے یا اس مال کے ذریعہ اور مال کمانے کے مواقع سے محروم نہ رہ جائیں۔ آخر یہی مال ان کے لئے مصیبت اور عذاب بن جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے سورۃ آل عمران۔ ع ۱۸ میں فرمایا۔ ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتٰھم اللہ من فضلہ ھو خیرا لھم ط بل ھو شر لھم ط سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیٰمۃ ط وللہ میراث السمٰوٰت والارض ط واللہ بما تعملون بصیر ٥ ترجمہ:- اور جو لوگ اس مال کے متعلق جو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے انہیں دے رکھا ہے بخل سے کام لیتے ہیں۔ وہ یہ گمان مت کریں کہ وہ مال ان کے لئے کسی بھلائی کا موجب ہوگا۔ نہیں بلکہ وہ تو ان کے لئے (اس دنیا میں بھی) بہت ہی بڑے فساد اور فتنوں کا باعث بنتا ہے۔ اور قیامت کے دن بھی ان کو انہیں مالوں کے طوق پہنائے جائیں گے جن کے خرچ کرنے میں وہ بخل سے کام لیتے تھے قیامت کے دن (یاد رکھو) آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ تعالےٰ اس سے خوب آگاہ ہے۔

۷- ایسے لوگوں کو اس بات پر کبھی یقین نہیں آتا۔ کہ رزق اللہ تعالےٰ دیتا ہے۔ اور جسے چاہے زیادہ دیتا ہے اور جسے چاہے کم دیتا ہے۔ اور جب چاہے زیادہ دیتا ہے اور جب چاہے کم دیتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے اس حقیقت کو متعدد مرتبہ اپنے پاک کلام میں بیان فرمایا ہے۔ جیسے سورۃ زمر کے پانچویں رکوع میں فرمایا۔ اولم یعلموا ان اللہ یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر ط ان فی ذالک لاٰیات لقوم یومنون ٥ ترجمہ:- کیا انکو معلوم نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں فراخی دے دیتا ہے۔ اور جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں تنگی کر دیتا ہے اور اس میں مومنوں کی جماعت کے لئے بڑے بڑے نشانات ہیں لیکن دنیادار یہی سمجھتے ہیں۔ کہ رزق یا تو کسی اتفاق سے مل جاتا ہے یا انسان خود اپنے قوت بازو۔ فنی قابلیت اور سمجھ بوجھ کے ذریعہ کماتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے مال میں کسی دوسرے کا حق تسلیم نہیں کرتے۔

۸- لیکن۔ اے بھائیو آپ تو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آپ کے مالوں میں سوالیوں اور محتاجوں کا حق ہے۔ تو یاد رکھو۔ کہ

(باقی صفحہ ۶ پر)

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ پاکستان ربوہ

پہلا دن ۲۶ دسمبر ۱۹۶۱ء بروز منگل

پہلا اجلاس

۹-۱۵ تا ۹-۴۵ - تلاوت قرآن کریم و نظم نجمہ درد -

۹-۴۵ تا ۱۰-۱۵ - دعا و افتتاح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ -

۱۰-۱۵ تا ۱۰-۳۵ - اسلام اور دیگر مذاہب - صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ -

۱۰-۳۵ تا ۱۰-۴۵ نظم

۱۰-۴۵ تا ۱۱ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق - مکرمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ

۱۱ تا ۱۱-۴۵ - عورتوں کے حقوق اسلام کا مقابلہ دیگر مذاہب سے - مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

۱-۴۵ تا ۲-۰۰ - تلاوت قرآن کریم و نظم - انور قریشی راولپنڈی

۲-۰۰ تا ۲-۲۰ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات عورتوں پر - حامدہ البشریٰ بی اے سیکنڈ ایر ربوہ

۲-۲۰ تا ۲-۳۰ نظم

۲-۳۰ تا ۲-۵۰ - صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام - سیدہ حمیدہ بانو لائلپور

۲-۵۰ تا ۳-۰۰ - وقفہ برائے نظم و اعلانات

۳-۰۰ تا ۳-۳۰ - اسلام میں عورت کا درجہ بالمقابل دیگر مذاہب - گیانی واحد حسین صاحب

دوسرا دن ۲۷ دسمبر بروز بدھ

پہلا اجلاس

۹-۱۵ تا ۹-۴۵ - تلاوت قرآن کریم - نظم رزینہ بخاری سیالکوٹ

۹-۴۵ تا ۱۰-۰۰ - سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں اولاد کے متعلق - منور اختر راولپنڈی

۱۰-۰۰ تا ۱۰-۱۰ وقفہ برائے نظم

۱۰-۱۰ تا ۱۰-۴۰ - دعا کی اہمیت - سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۰-۴۰ تا ۱۱-۰۰ - درود شریف کی برکات - امۃ المنان قمر بی اے بی ٹی

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵ - قرآن مجید میں خواتین کا ذکر - مولانا ابوالعطاء صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

۱-۴۵ تا ۲-۰۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۲-۰۰ تا ۲-۲۰ تربیت اولاد رضیہ درد

۲-۲۰ تا ۲-۳۰ - حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری - امۃ الحکمت سیالکوٹ

۲-۳۰ تا ۳-۳۰ خوشنما احمدیت - جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء بروز جمعرات

پہلا اجلاس

۹-۱۵ تا ۹-۳۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۹-۳۰ تا ۱۰-۳۰ تقریر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۰-۳۰ تا ۱۱-۰۰ - رد کفارہ - مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵ - سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب -

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

۱-۴۵ تا ۲-۰۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۲-۰۰ تا ۲-۴۰ احمدی مستورات و بدعات - سیدہ نسیم سعید ایم اے صدر لجنہ پشاور

۲-۴۰ تا ۳-۰۰ احمدی ماں اور اس کے فرائض - سیدہ حفیظۃ الرحمٰن

تین بجے کے بعد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر کا ریکارڈ سنایا جائے گا۔

دعا

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- میری والدہ ماجدہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ یہاں ربوہ میں آگئی ہیں۔ کمزوری دن بدن زیادہ ہو رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے درخواست دعا ہے۔ (سردار رحمت اللہ عفی عنہ از ربوہ)

۲- میں عرصہ سے کئی بیماریوں میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (حفراں بیگم زوجہ شیخ بشیر احمد لیدر مرچنٹ اوکاڑہ)

۳- ہمارے مخلص بھائی سلطان احمد صاحب گھڑی ساز جہلم ایک لمبے عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ ان کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد سعید کریانہ مرچنٹ غلہ منڈی جہلم شہر)

۴- خاکسار کے والد عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبدالستار محلہ دار الصدر غربی ربوہ)

۵- خاکسار کی والدہ کا ایک آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب فرماوے (خاکسار حافظ عبدالرشید آف تنگانہ)

۶- میرے والد محترم شیخ نور حسین صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز سیالکوٹ تقریباً دو ہفتے سے ہائی بلڈ پریشر سے بیمار ہیں۔ احباب کرام شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (احمد لطیف شیخ ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور)

۷- میری بچی صالحہ خورشید بیگم بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار چلی آرہی ہے اس کی صحت کے لئے بزرگان سلسلہ سے دعا ہے۔ (نصر اللہ خان مدرس ساکن تونیکی ضلع گجرات)

۸- خاکسار کے والد آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں اور ان کی صحت بھی اکثر خراب رہتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے (منیر حسین بھالوی)

۹- میرے بڑے بھائی محمد رفیق صاحب مقیم لنڈن کے پاؤں میں ایک زخم ہونے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی عاجزانہ التجا ہے (محمد عظیم قریشی گولبازار ربوہ)

۱۰- خاکسار کی اہلیہ تقریباً چار ماہ سے بعارضہ پیٹ درد بیمار چلی آرہی ہے۔ جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ اس کے علاوہ بچے بھی ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ سب احمدی بہن بھائیوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے

(خاکسار سلطان محمد خان احمدی صدر جماعت احمدیہ سمہ سٹہ)

دعائے مغفرت

۱- اخویم مکرم سید محبوب علی شاہ صاحب (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوہد پور) موضع بلانوالہ ڈاکخانہ گرمیٹ ہارٹ ضلع سیالکوٹ میں مختصر سی بیماری کے بعد مورخہ ۲۵/۱۱ وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ ۲۶/۱۱/۶۱ کو نعش بذریعہ ٹرک ربوہ لائی گئی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور میت کو کندھا دیا مرحوم موصی تھے۔ بعد اجنازہ بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو (مختار احمد ہاشمی نظارت خدمت درویشاں ربوہ)

۲- برادرم مظفر احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ حافظ آباد میں اچانک وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا بعمر ۵ ماہ چھوڑا ہے۔ احباب سے مرحومہ کی مغفرت کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بچے کا حامی و ناصر ہو۔ (مرزا حمید احمد)

۳- میری والدہ محترمہ شریفاں بی بی زوجہ چوہدری غلام قادر صاحب بھڈیار مورخہ ۱۵/۱۱/۶۱ بروز بدھ بوقت سحر رحلت فرما گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والدہ مرحومہ نہایت ہی مخلص احمدی اور موصیہ تھی اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ (خاکسار راقم نذیر احمد بھڈیار۔ ضلع سیالکوٹ)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۷ جولائی میں مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب نسیم موصی ۱۶۱۱۹ ولد چوہدری ولی محمد صاحب ساکن ماڑی پور کراچی نمبر ۱۳ کی وصیت شائع ہوئی جس میں ان کا سن بیعت ۱۹۵۸ء کی بجائے ۱۹۵۹ء شائع ہو چکا ہے۔ احباب اس کی تصحیح فرما لیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمبر ۱۵۸۷۹: میں دلپذیر ولد نور محمد صاحب قوم چوغطہ پیشہ کاشتکاری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ڈاکخانہ خاص۔ ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۸/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میرا گذارہ سالانہ آمد بطور کاشتکاری کی آمدن سالانہ -/۳۶۰ روپے پر ہے۔ میں تا زیست اپنی آمدن کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ جو جائیداد زندگی میں پیدا کر سکوں گا۔ یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد۔ دلپذیر بقلم خود بشیر آباد اسٹیٹ

گواہ شد۔ محمد عبداللہ ولد میاں پیر محمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد ۲۶/۸/۶۰

گواہ شد: عبدالعزیز بھٹی ولد شہاب الدین بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد ۲۶/۸/۶۰

نمبر ۱۶۳۱۳: میں فتح علی ولد چوہدری قادر بخش قوم جٹ باجوہ پیشہ کاشتکاری عمر تقریباً ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک $\frac{223}{9-R}$ ڈاکخانہ چک $\frac{213}{9-R}$ ضلع بہاولنگر صوبہ پنجاب (ریاست بہاولپور) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے ایک مربع اراضی واقعہ چک $\frac{223}{9-R}$ ریاست بہاولپور ضلع بہاولنگر میں ہے۔ جس کی موجودہ اندازاً قیمت مبلغ -/۳۵۰۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ والد صاحب بفضل خدا زندہ موجود ہیں۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ

راقم الحروف محمود احمد معلم حلقہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔

العبد: فتح علی ولد چوہدری قادر بخش ساکن چک $\frac{223}{9-R}$ ضلع بہاولنگر

گواہ شد۔ بقلم محمود احمد باجوہ معلم حلقہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: منظور احمد سعید محلہ دار الصدر غربی الف ربوہ

نمبر ۱۶۳۱۴: میں ملک محمد سعید ولد ملک محمد الدین صاحب قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن صدر گوگیرہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں جو کہ نصف ایکڑ زمین ہے وہ والد صاحب کے نام ہے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت تقریباً ستر روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بعد وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد محمد سعید ولد محمد دین سکنہ صدر گوگیرہ

گواہ شد: غلام رسول شاگرد انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد غلام محمد بقلم خود ولد میاں ناصر دین صاحب قوم راجپوت سکنہ صدر گوگیرہ تحصیل اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری ۸/۶۱/۱۹

نمبر ۱۶۳۱۵: میں غلام فاطمہ بیگم زوجہ محمد اسرائیل احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن E-3 گوائرس اسٹاف کالونی کے ڈی اے کراچی ۱۲ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد الوقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے بفضلہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ (۱) چوڑیاں طلائی ۸ عدد وزن ۸ تولہ (۲) جھمکے طلائی ایک جوڑی وزن ۴ تولہ (۳) نقلس طلائی ایک عدد وزن ۴ تولہ (۴) لاکٹ طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ (۵) انگوٹھیاں طلائی ۵ عدد وزن ۳ تولہ۔ (۶) کڑے طلائی ایک جوڑی وزن ۲ تولہ۔ جملہ وزن ۲۰ تولہ قیمت -/۲۴۰۰ روپے ہے۔ (۷) ایک سلائی کی مشین قیمت -/۳۰۰ روپے ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات اور مشین ایک کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوگئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ....

.... میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۵ ستمبر ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ: غلام فاطمہ گواہ شد محمد اسرائیل احمد خاوند موصیہ گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

انتخاب عہدہ داران سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور

سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور کے سالانہ عمومی اجلاس میں سال رواں کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا۔

اعزازی اراکین منتخبہ:۔

(۱) میجر جنرل سید غواث جی ایچ کیو راولپنڈی (۲) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

پریذیڈنٹ:۔ میجر جنرل سید غواث۔

وائس پریذیڈنٹ:۔ ڈاکٹر ایس ایل شیٹس۔

(۳) فلائٹ لیفٹننٹ تاج احمد خان

چیئرمین:۔ مسٹر ایم ظفر

سیکرٹری:۔ مسٹر اعجاز حسین۔

ایسوسی ایٹ سیکرٹری:۔ مسٹر ضمیر احمد۔

ٹریژرر (Treasurer):۔ مسٹر شمس الزمان دیال سنگھ کالج لاہور۔

مجلس عاملہ (۱) پروفیسر نصیر احمد خان تعلیم الاسلام کالج ربوہ (۲) ڈاکٹر ایس ایل شیٹس (۳) پروفیسر شمس الزمان (۴) پروفیسر ایس ڈی بٹ (۵) مسٹر مالک وار فزیکل ڈائرکٹر بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن۔

مجلس انتخاب۔ (Selection Committee)

(۱) پروفیسر نصیر احمد خان تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(۲) پروفیسر شمس الزمان دیال سنگھ کالج۔

(۳) ڈاکٹر ایس ایل شیٹس ایف سی کالج۔

(۴) مسٹر خورشید موتی لال پی اے ایف سرگودھا

(۵) مسٹر آر ایم ل پرنسپل مشن سکول گجرات

(نامہ نگار)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا دوسرا دن

ربوہ ۳۰ نومبر کل تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کے زیر اہتمام آل ربوہ باسکٹ ٹورنامنٹ کے دوسرے دن چار میچ کھیلے گئے۔

پہلا میچ ۳½ بجے بعد دوپہر تعلیم الاسلام کالج اور رائل کلب کے درمیان ہوا۔ جس میں کالج کی ٹیم ۳۳ کے مقابلہ میں تینتالیس پوائنٹس سکور کر کے جیت گئی۔

دوسرے میچ میں تعلیم الاسلام کالج نے جامعہ احمدیہ کو ۳۴ کے مقابلہ میں ۵۳ پوائنٹس سکور کر کے شکست دی۔ یہ مقابلہ بہت دلچسپ تھا۔

تیسرا میچ تعلیم الاسلام ہائی سکول نے فرینڈز (ریڈز) کے مقابلہ میں جیت لیا۔ سکور بالترتیب ۴۳ اور ۲۱ تھا۔

چوتھا میچ یونیک ریڈز اور یونیک بلیوز کے درمیان ہوا جس میں یونیک (بلیوز) جیت گئی۔ سکور بالترتیب بیس اور اٹھارہ تھا۔

(نامہ نگار)

ماہنامہ "انصار اللہ" کے خریدار اصحاب سے گذارش

ماہنامہ "انصار اللہ" خداتعالیٰ کے فضل سے اپنی عمر کا ایک سال مکمل کر چکا ہے۔ الحمد للہ۔ جن احباب نے گزشتہ سال اکتوبر، نومبر، دسمبر میں ماہنامہ کی خریداری قبول فرمائی تھی انکی خدمت میں گزارش ہے کہ آئندہ سال کیلئے ماہنامہ کی قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں تاکہ بعد میں وی پی کے زائد اخراجات برداشت نہ کرنے پڑیں۔

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال اور جان خرچ کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ یعنی بخل

بقیہ صفحہ ۵

اسلام سے محروم ہونے سے بڑھ کر اور کوئی محتاجی نہیں ہوتی اور کفر سے بڑھکر اور کوئی مصیبت اور نحوست نہیں ہوسکتی خواہ کوئی شخص زبان سے اسلام کا انکار کرتا ہو۔ یا عمل سے اس سچے دین کا منکر ہو۔ آج اللہ تعالیٰ نے اپنی امانت آپ کے سپرد کی ہوئی ہے۔ آج اس امانت کو اٹھانے کی توفیق آپ کو عطا ہوئی ہے۔ پس ہم سے ہر مخلص سمجھدار اور فرض شناس فرد کا فرض ہے کہ اپنے کمزور بھائیوں کو بخل، کنجوسی اور خودغرضی کی دلدل سے نکال کر اشاعت اسلام کی سعادت سے ہمکنار کرائیں۔ یہ بھی نہ بھولئے کہ جو شخص ایک دفعہ اس دلدل میں گرفتار ہو جائے وہ خود بخود اس سے رہائی حاصل نہیں کر سکتا۔ یُوْقَ فعل مجہول ہے۔ اسکے معنی یہ نہیں کہ جو شخص بچ جائے بلکہ یہ ہے کہ جو شخص بچایا جائے۔ پس معلوم ہوا کہ ہمارے کمزور بھائی اب اپنی کوششوں سے اس دلدل سے نہیں نکل سکیں گے۔ دوسرے مخلص احباب کو چاہیئے کہ انہیں اس مصیبت سے چھٹکارا دلائیں۔ اسلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ خدمت عہدیداروں کے سپرد کی ہے۔ فرمایا:۔

"پس میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور کمشرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔ تاکہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔"

(پیغام بنام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء)

والسلام

عبدالحق رامہ

ناظر بیت المال ربوہ

۱۵/۱۱

گمشدہ تھیلہ:۔ ایک چمڑے کا زنجیر والا تھیلہ (بریف کیس) فضل عمر ریسرچ سے مسجد مبارک تک جاتے ہوئے گر گیا ہے۔ اس میں چند ضروری کاغذات اور ایک چیک بک ہے۔ نقدی کوئی نہیں تھی۔ جس دوست کو ملا ہو خاکسار کو پہنچا کر ممنون فرمادیں۔ پانچ روپے انعام دیا جائے گا۔

(حمید احمد اختر فضل عمر ریسرچ ربوہ)

تبدیلی نام

میرا پیدائشی نام فقیر سائیں ہے لیکن اس نام کی بجائے اپنا نام منور احمد اختر رکھتا ہوں اسلئے اب مجھے سابقہ نام کی بجائے منور احمد اختر کے نام سے پکارا جائے آئندہ تحریر و نوشت میں میرا یہی نام ہوا کرے گا۔

خاکسار

(منور احمد اختر (سابق فقیر سائیں)

ولد چوہدری چراغ دین صاحب موضع ٹھٹہ التحصیل و ضلع سیالکوٹ

متعلم جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)